دل کی بات

وکلاء کی تحریک...... بارش کا پہلا قطرہ

۹؍ مارچ ۲۰۰۷ء کو صدر جنرل پرویز مشرف نے چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری کو ایک صدارتی حکم کے تحت معطل کیا۔ سپریم جوڈیشل کونسل میں اُن کے خلاف ۱۷ نکات پر مبنی ایک صدارتی ریفرنس داخل کیا۔ جسٹس جاوید اقبال کو قائم مقام چیف جسٹس کا حلف اٹھوایا اور پھر اپنی معمول کی کارروائیوں میں مشغول ہو گئے۔ جناب صدر کے نزدیک یہ بھی معمول کی کارروائی تھی جسے وکلاء اور سیاست دانوں نے افسانہ بنا دیا۔ اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ معاملہ اتنا آگے نکل جائے گا۔

وکلاء...... پاکستان کی قانونی برادری ہے۔ آئین اور قانون کی پامالی پر وہ سراپا احتجاج بن کر سڑکوں پر نکلے۔ معطل چیف جسٹس کو سپریم جوڈیشل کونسل میں پیشی کے موقع پر بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا، اُنھیں دھکے دیے گئے اور ان کا کوٹ پھاڑا گیا۔ اس موقع پر موجود احتجاج کرنے والے وکلاء کو بھی پولیس نے اپنے روایتی تشدد کا نشانہ بنایا۔ اُن کے سر پھوڑے، کپڑے پھاڑے، بازو توڑے اور کمر پر لاٹھیاں برسا کر قانون پر عملدرآمد اور قانون کے تحفظ کا بھرپور مظاہرہ کیا۔

یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا جو حکومت کے خلاف موسلا دھار بارشوں میں تبدیل ہو رہا ہے۔ اب تک سندھ اور پنجاب کے متعدد سول جج، لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج اور ڈپٹی اٹارنی جنرل احتجاجاً مستعفی ہو چکے ہیں۔ پاکستان بار کونسل کے فیصلے کے مطابق پورے ملک کے وکلاء عدالتوں کے بائیکاٹ پر ہیں اور سارا عدالتی نظام ٹھپ ہو چکا ہے۔ معطل چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کی بحالی کے لیے وکلاء کے احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے دو بڑے اتحاد، متحدہ مجلس عمل اور اے آر ڈی بھی اس احتجاج میں شامل ہو چکے ہیں۔ سب کا مطالبہ ہے کہ جنرل پرویز مستعفی ہوں، نگران حکومت کے تحت عام انتخابات کرا کر حکومت منتخب نمائندوں کے سپرد کی جائے۔

جمعیت علماء اسلام کے معتوب رہنما حافظ حسین احمد نے سچ کہا ہے:

> ''حکمرانوں نے ''تدفینِ عدالت'' متعارف کروا کر ''توہینِ عدالت'' کا جرم ہلکا بنا دیا ہے۔ پرویز مشرف تنہا ہو چکے ہیں۔ چودھری شجاعت اگر اس وقت ملک میں ہوتے تو اس بحران پر بھی کہتے کہ ''اس پر مٹی پاؤ''، لیکن...... اب تو مٹی پانے والا بھی کوئی نہیں رہا۔''

صدر پرویز نے ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ لگا کر صدر بش سے ہاتھ ملایا تھا لیکن بش ہاتھ دکھا گئے،